تفسیرالقرآن

قرآن کریم

اور صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کی شان

قسط 02

مسجد صدیق اکبر مدینہ منورہ

قراٰن اور صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کی شان

(دوسری اور آخری قسط)

مفتی محمد قاسم عطّاری*

صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تیسری شان، تقویٰ:

سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خوفِ خدا، رُجوع اِلی اللہ اور تقویٰ کا گواہ خود قرآن ہے، چنانچہ آپ کی شان میں یہ آیات اتریں: ﴿اِنَّ سَعْیَكُمْ لَشَتّٰىؕ(۴) فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَ اتَّقٰىۙ(۵) وَ صَدَّقَ بِالْحُسْنٰىۙ(۶) فَسَنُیَسِّرُهٗ لِلْیُسْرٰىؕ(۷)﴾ ترجمہ: (اے لوگو) بیشک تمہاری کوشش (اعمال) ضرور مختلف قسم کی ہے، تو بہر حال وہ جس نے دیا اور پرہیز گار بنا اور سب سے اچھی راہ کو سچا مانا۔ تو بہت جلد ہم اسے آسانی مہیا کر دیں گے۔ (پ30، الیل: 4تا7) اور آپ رضی اللہ عنہ کے تقویٰ میں سب سے بلند مرتبہ پر فائز ہونے کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَ سَیُجَنَّبُهَا الْاَتْقَىۙ(۱۷) الَّذِیْ یُؤْتِیْ مَالَهٗ یَتَزَكّٰىۚ(۱۸)﴾ ترجمہ: اور عنقریب سب سے بڑے پرہیز گار کو اس آگ سے دور رکھا جائے گا۔ جو اپنا مال دیتا ہے تاکہ اسے پاکیزگی ملے۔ (پ30، الیل: 17، 18) اور اِسی تمغہ "اَتقٰی" پانے والے کو خدا کی بارگاہ میں سب سے بڑھ کر مکرم و محترم قرار دیا گیا، ارشاد ہوا: ﴿اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ(۱۳)﴾ ترجمہ: بیشک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ جو تم میں زیادہ پرہیز گار ہے بیشک اللہ جاننے والا خبر دار ہے۔ (پ26، الحجرات: 13)

خوفِ آخرت، قیام اللیل اور عبادت و ریاضت متقی کے عمومی اوصاف میں داخل ہوتے ہیں۔ صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کے ان اوصافِ جمیلہ کی شان میں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا: ﴿اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّیْلِ سَاجِدًا وَّ قَآىٕمًا یَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَ یَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖؕ﴾ ترجمہ: کیا وہ شخص جو سجدے اور قیام کی حالت میں رات کے اوقات فرمانبرداری میں گزارتا ہے آخرت سے ڈرتا ہے اور اپنے رب کی رحمت کی امید لگا رکھتا ہے (کیا وہ نافرمانوں جیسا ہو جائے گا؟) (پ23، الزمر: 9) بلکہ صدیق اکبر کا تقویٰ و خوفِ خدا اور رُجوع اِلی اللہ اس قدر شان دار ہے کہ دوسروں کو بھی آپ رضی اللہ عنہ کی اتباع کا حکم دیا گیا ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَّ اتَّبِـعْ سَبِیْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَیَّۚ﴾ ترجمہ: اور میری طرف رجوع کرنے والے آدمی کے راستے پر چل۔ (پ21، لقمٰن: 15)

تقویٰ کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عظمت اور اس

* نگرانِ مجلس تحقیقاتِ شرعیہ، دارالافتاء اہلِ سنّت، فیضانِ مدینہ کراچی

www.facebook.com/MuftiQasimAttari/

کے محبوب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی تعظیم دل میں اس قدر ہو کہ بارگاہِ نبوی کے کمالِ ادب تک پہنچادے۔ صدیق اکبر رضی اللہُ تعالیٰ عنہ اس وصف میں بھی دیگر پر فائق تھے۔ چنانچہ آپ کے حسنِ ادب کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿اِنَّ الَّذِیْنَ یَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰٓىٕكَ الَّذِیْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰىؕ-لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ عَظِیْمٌ(۳)﴾ ترجمہ: بیشک جولوگ اللہ کے رسول کے پاس اپنی آوازیں نیچی رکھتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ نے پرہیزگاری کے لیے پرکھ لیا ہے، ان کے لیے بخشش اور بڑا ثواب ہے۔

(پ26، الحجرات:03)

صدیقِ اکبر کی چوتھی شان، صاحبِ فضیلت اور طالبِ مغفرت ہونا:

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہُ تعالیٰ عنہ ایک رشتہ دار کی مالی مدد کرتے تھے لیکن ایک مرتبہ آپ نے اس کی طرف سے تکلیف پہنچنے پر قسم کھالی کہ آپ اس کی آئندہ کوئی مالی مدد نہیں کریں گے۔ اس پر قرآن مجید کی یہ آیت نازل ہوئی: ﴿وَ لَا یَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَ السَّعَةِ اَنْ یُّؤْتُوْۤا اُولِی الْقُرْبٰى وَ الْمَسٰكِیْنَ وَ الْمُهٰجِرِیْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ﳚ-وَ لْیَعْفُوْا وَ لْیَصْفَحُوْاؕ-اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ یَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْؕ-وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ(۲۲)﴾ ترجمہ: اور تم میں فضیلت والے اور (مالی) گنجائش والے یہ قسم نہ کھائیں کہ وہ رشتے داروں اور مسکینوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو (مال) نہیں دیں گے اور انھیں چاہیے کہ معاف کر دیں اور درگزر کریں، کیا تم اس بات کو پسند نہیں کرتے کہ اللہ تمہاری بخشش فرمادے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (پ18، النور:22) یہ آیتِ مبارکہ سنتے ہی سیدنا ابوبکر صدیق رضیَ اللہُ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: کیوں نہیں! اللہ کی قسم، بے شک میں اِس چیز کو محبوب رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری بخشش فرمادے۔

(بخاری3/65، حدیث:4141)

صدیقِ اکبر کی پانچویں شان، اِنفاق فی سبیل اللہ (یعنی راہِ خدا میں خرچ کرنا):

راہِ خدا میں مال خرچ کرنا، بارگاہِ ذوالجلال کی قربت، محبتِ الٰہی کی علامت، اعلیٰ درجے کی عبادت اور بندگانِ خدا کا عظیم وصف ہے۔ اِس خوبی میں سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہُ تعالیٰ عنہ کا کردار، لاثانی ہے۔ مفسرین کے مطابق ذیل کی آیت آپ رضی اللہُ عنہ کی شان ہی میں نازل ہوئی: ﴿اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّیْلِ وَ النَّهَارِ سِرًّا وَّ عَلَانِیَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْۚ-وَ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ(۲۷۴)﴾ ترجمہ: وہ لوگ جو رات میں اور دن میں، پوشیدہ اور اعلانیہ اپنے مال خیرات کرتے ہیں ان کے لئے ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے۔ ان پر نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ (پ3، البقرۃ:274) اور اس اِنفاق یعنی راہِ خدا میں خرچ کرنے میں صدیقِ اکبر رضی اللہُ عنہ کے اخلاص کی گواہی دلوں کے بھید جاننے والی ہستی، خداوند کریم نے یوں دی ہے: ﴿وَ مَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰۤى(۱۹) اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى(۲۰) وَ لَسَوْفَ یَرْضٰى(۲۱)﴾ ترجمہ: اور کسی کا اس (ابوبکر) پر کچھ احسان نہیں جس کا بدلہ دیا جانا ہو۔ (وہ تو) صرف اپنے سب سے بلند شان والے رب کی رضا تلاش کرنے کے لئے (مال خرچ کرتا ہے) اور بیشک قریب ہے کہ وہ خوش ہو جائے گا۔ (پ30، الیل:19تا21)

صدیقِ اکبر کی چھٹی شان، خدمتِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم:

حبیبِ خدا، احمد مجتبیٰ، محمد مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ عشقِ صادق میں فنائیت اور تقاضائے وفا میں سرخ رُوئی دیکھنی ہو تو سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہُ تعالیٰ عنہ کی ذات سے بڑھ کر

کوئی ہستی نہ ملے گی۔ ہر زمان و مکان، ہر وقت و حال میں حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے غم خوار، حمایتی، اور رازدار رہے۔ ہر وقت اپنی جان ومال حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی نصرت واِعانت کے لیے قربان کرنے کے لئے تیار رہے بلکہ قربان کرتے رہے یہاں تک کہ سفرِ ہجرت اور غارِ ثور کی تنہائیوں میں یارِ غار نے اِس ایثار و نثار کی لازوال داستان رَقم کی جسے کارسازِ حقیقی، خداوند قدوس نے قرآن مجید میں بہت خوبصورت انداز میں یوں بیان فرمایا: ﴿اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ هُمَا فِی الْغَارِ اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَاۚ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِیْنَتَهٗ عَلَیْهِ وَ اَیَّدَهٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْهَا﴾ ترجمہ: اگر تم اس (نبی) کی مدد نہیں کروگے تو اللہ ان کی مدد فرماچکا ہے جب کافروں نے انہیں (ان کے وطن سے) نکال دیا تھا جبکہ یہ دو میں سے دوسرے تھے، جب دونوں غار میں تھے، جب یہ اپنے ساتھی سے فرمارہے تھے غم نہ کرو، بیشک اللہ ہمارے ساتھ ہے تو اللہ نے اُس پر اپنی تسکین نازل فرمائی اور اُن لشکروں کے ساتھ اُس کی مدد فرمائی جو تم نے نہ دیکھے۔ (پ10، التوبۃ: 40)

صدیقِ اکبر کی ساتویں شان، عشقِ صادق:

حضور جانِ دو عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی محبت اصلِ ایمان اور جانِ ایمان ہے۔ یہ نہ ہو تو ایمان، بے روح جسم کی مانند ہے اور بلاشبہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ جیسے متقی اعظم اور صدیق اکبر ہیں، ایسے ہی مصطفیٰ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے عاشقِ اکبر بھی ہیں۔ عشق ومحبت کے ہر اعلیٰ وپاکیزہ معیار میں آپ رضی اللہ عنہ سب سے بلند مرتبے پر فائز نظر آتے ہیں۔ وہ حقیقی طور پر اِس آیت کے سچے مصداق تھے کہ: ﴿لَا تَجِدُ قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ لَوْ كَانُوْۤا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِیْرَتَهُمْؕ﴾ ترجمہ: تم ایسے لوگوں کو نہیں پاؤ گے، جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہوں کہ وہ ان لوگوں سے دوستی کریں جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے مخالفت کی اگرچہ وہ ان کے باپ یا ان کے بیٹے یا ان کے بھائی یا ان کے خاندان والے ہوں۔

(پ28، المجادلۃ: 22)

جس ہستی کو سب سے زیادہ قرب مصطفیٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نصیب ہوا اور ہے، وہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں اور مومنوں پر بہت رحیم و شفیق، دشمنوں پر سخت، کثرتِ رکوع و سجود کے شائق، فضل و رضائے الٰہی کے طالب اور سجدوں کے نور سے منور پیشانی رکھنے والے ہیں اور یقیناً ذیل کی آیت کی عملی و مجسم تفسیر ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِؕ وَ الَّذِیْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا یَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانًا٘ سِیْمَاهُمْ فِیْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِؕ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ ۛۖۚ وَ مَثَلُهُمْ فِی الْاِنْجِیْلِ۫ۚ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْــٴَـهٗ﴾ ترجمہ: محمد اللہ کے رسول ہیں اور ان کے ساتھ والے کافروں پر سخت، آپس میں نرم دل ہیں۔ تو انہیں رکوع کرتے ہوئے، سجدے کرتے ہوئے دیکھے گا، اللہ کا فضل و رضا چاہتے ہیں، ان کی علامت ان کے چہروں میں سجدوں کے نشان سے ہے۔ یہ ان کی صفت تورات میں (مذکور) ہے اور ان کی صفت انجیل میں (مذکور) ہے۔ (ان کی صفت ایسے ہے) جیسے ایک کھیتی ہو جس نے اپنی باریک سی کونپل نکالی۔ (پ26، الفتح: 29)

دعا: اللہ تعالیٰ ہمیں صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کے عالی اوصاف، بلند اخلاق، حسنِ اعمال اور پاکیزہ کردار کا فیضان نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم